فرمان الٰہی

زمانہ گواہ ہے کہ انسان خسارے میں ہے، سوائے ان کے جو ایمان لائیں، درست عمل کریں، حق کی نصیحت کریں اور صبر کی تلقین کریں۔

(القرآن:۱۰۳)

اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

ارشاد رسالتؐ

’’جب تمھاری نیکیوں سے تمھیں خوشی ہو،
اور تمھاری برائیاں تمھیں ناگوار ہوں،
تو سمجھو کہ تم مومن ہو‘‘۔

(مسند احمد)

زکوٰۃ انڈیا

جنوری تا مارچ ۲۰۱۸ء — زکوٰۃ فائونڈیشن آف انڈیا کا سہ ماہی مجلہ — جلد ۹، شمارہ ۳۳

دوراہے پر ملک، آگے کا روڈ میپ

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمود مدنی نے گزشتہ دنوں دہلی میں آئی ٹی او پر واقع جمعیۃ بلڈنگ کے بڑے ہال میں پورے ملک سے مع ہندو سنتوں، سماجی کارکنوں کے مختلف مذاہب کے ۱۰۰ سے زائد سماجی رہنماؤں کو مدعو کرکے سات گھنٹے تک محفل مذاکرہ کا اہتمام کیا تھا، جس میں فی الوقت ملک میں موجود سماج دشمن عناصر کے ذریعہ باہمی نفرت پھیلانے کی غیر انسانی مصنوعی کوششوں سے نمٹنے کی خاطر آئندہ کا روڈ میپ تیار کرنے کی غرض سے کھل کر گفت وشنید ہوئی ۔ ہندو دھرم کے شواروودر مہا سوامی گالو، سریش کھیرنار، اشوک بھارتی، ڈاکٹر چندر پال، سوامی اگنی ویش، پروفیسر کنچن الاہیہ، پرکاش امیڈکر، بیلا نائک تیجاوتھ، ڈاکٹر اوشا سنگھ ایڈوکیٹ، اشوک اروڑہ، رام پنیانی، ہرش مندر و متعدد سابق آئی اے ایس و آئی پی ایس افسر شامل تھے۔ کم وبیش ایسی ہی نمائندگی دیگر اقلیتوں کی تھی اور مع مولانا ارشد مدنی مسلمانوں کی تو تمام ملک گیر تنظیموں کے علاوہ شاید ہی کوئی مکتبہ فکر بچا ہو جس کی بھرپور نمائندگی نمایاں حضرات وخواتین کے ذریعہ نہ ہوئی ہو۔ شیڈیولڈ کاسٹ وشیڈیولڈ ٹرائبس کی طرف سے زبردست مطالبہ کیا گیا کہ ہم اپنے ملک کے لئے لفظ ہندوستان کہنا بند کریں اور اس کی جگہ بھارت کہا کریں ، ملک کا یہ نام ڈاکٹر امبیڈکر نے خوب سمجھ بوجھ کر دستور ہند میں لکھوایا تھا، ورنہ اب کوشش چل رہی ہے کہ اگر راجیہ سبھا میں بھی مناسب اعداد مل جائیں تو دستور میں ترمیم کرکے ملک کا نام ہندواستھان رکھ دیا جائے۔ انھوں نے یہ بھی شکایت کی کہ اپنے اور ہمارے حقوق کی بازیابی کے لئے مسلمان بڑی تعداد میں نکل کر سڑکوں پر کیوں نہیں آتے ہیں۔

حال ہی میں عدلیہ میں کہا گیا کہ بابری مسجد انہدام کا معاملہ محض زمین کی لڑائی ہے جب کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ مقام افسوس وفکر ہے کہ ملک میں منفی ماحول کو بڑھاوا دینے کی کوشش عدلیہ پر بھی اثر انداز ہوتی جارہی ہیں۔ دراصل ۱۹۴۹ سے قبل اس طرح کا کوئی جھگڑا تھا ہی نہیں جبکہ مسجد تو وہاں صدیوں سے قائم تھی اور وہاں باجماعت نماز پنجگانہ بھی ہوتی تھی۔ آر ایس ایس سربراہ کا غیر دستوری بیان کہ فوج کہتی ہے کہ اسے تیاری کرنے کے لئے ۷ ماہ چاہئیں لیکن آر ایس ایس خود تین دن کے اندر فوجی کارروائی کرسکتی ہے، ملک میں اندرونی سماجی نفرت کو بڑھاوا دیتا ہے اور ہمیں اس کے خلاف عدالتی کارروائی کرنی چاہئے۔ اترپردیش میں حالیہ چند ماہ میں ایک ہزار سے زائد انکاؤنٹر ہوچکے ہیں، اس طرف بھی عدالت کی توجہ دلائی جائے، دستور تہس نہس ہوتا ہوا دکھائی پڑ رہا ہے۔ پنجاب نیشنل بینک کے گھوٹالے سے تو یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ ملک کی موجودہ پالیسی دستور کے آرٹیکل 39(C) کی کھلی مخالفت پر مبنی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا کہ ملک کی دولت کم سے کم ہاتھوں میں سمٹی رہے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کا ملک کے وسائل پر کوئی کنٹرول نہ رہے۔ اسی غرض سے قانون بنایا جارہا ہے کہ بینکوں کو جب چاہیں کھاتے دار کو اس کی جمع رقم دینے سے انکار کردیں اور اس کے بجائے جہاں چاہیں وہ رقم خرچ کردیں۔ میٹنگ میں اس بات پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا کہ عوام کی محنت سے کمائے گئے پیسے کو ادارہ سازی کے ذریعہ لوٹ کر چند لوگوں کے ہاتھوں میں سونپا جارہا ہے۔ سیاسی جماعتوں سے دوٹوک گفتگو کی جائے کہ

بقیہ صفحہ ۳ پر

اداریہ

ملک کی بقا کے لئے قانون کی حکمرانی ضروری ہے

بھارت کو دنیا میں سب سے بڑی جمہوریت مانا جاتا ہے اور کثیر ثقافتی سماج کا ایک ماڈل تسلیم کیا جاتا ہے۔ سب سے بڑی جمہوریت یہ اس لئے ہے کہ اپنے رقبے اور آبادی کے اعتبار سے یہ ایک وسیع و عریض اور بہت بڑی آبادی والا جمہوری ملک ہے، اور کثیر ثقافتی سماج کا ماڈل یہ بجا طور پر اس لئے ہے کہ یہاں عقائد کے اعتبار سے بھی دنیا کے تقریبا ہر مذہبی عقیدے کو ماننے والے لوگ آبائی باشندوں کی حیثیت سے موجود ہیں اور زبان، ثقافت و ذات و نسل کے اعتبار سے یہاں انتہائی رنگارنگی ہے۔ ہر چند کلومیٹر پر یہاں ایک نئی ثقافت اور الگ زبان نظر آتی ہے۔ ایک ہی مذہبی فرقے کے اندر بے شمار نسلوں و ذاتوں کے لوگ ہیں اور ایک ہی خطہ میں الگ الگ زبان اور ثقافت کی پہچان رکھنے والی قومیں ہیں۔ پھر یہ سب مل کر ایک سیاسی قوم ہیں جن کے سیاسی، سماجی، معاشی اور قانونی حقوق برابر ہیں۔ اس کا کریڈٹ دستور کو حاصل ہے کہ اس نے ملک کو ایک ایسی قانونی شناخت دی ہے کہ ہر مذہبی، ثقافتی، لسانی یا نسلی اکائی اسے سینہ ٹھونک کر اپنا ملک کہتی اور سمجھتی ہے اور ساتھ ہی کسی ایک کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اسے صرف اپنا ملک سمجھے اور کہے۔

کثرت میں وحدت کی اس وراثت پر ملک اور اہل ملک کو ہمیشہ ناز رہا ہے اور ایک کامیاب دستوری جمہوری نظام کے حوالے سے ملک نے دنیا کے تمام ممالک کے لئے خود کو ایک قابل رشک مثال بنایا ہے۔ لیکن افراد و گروہوں کی سطح پر انحراف و بھٹکاؤ کے رجحانات ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں جنہیں دستور اور قانون کی پابندی سے قابو میں رکھا جاتا ہے۔ جب یہ دستور اور قانون غیر جانب داری کے ساتھ نافذ ہوتا ہے تو انحراف کا رجحان رکھنے والے لوگ ناقابل قبول ہوجاتے ہیں اور عام طور سے ایک اطمینان کی کیفیت محسوس کی جانے لگتی ہے۔ چنانچہ نہ صرف امن وامان بلکہ وحدت و استحکام قائم رکھنے کی ذمہ داری قانون نافذ کرنے والے ادارے یعنی حکومت اور اس کی ایجنسیوں کی ہے۔ حکومت اگر جانب دار ہوگی یا دستور و قانون کو نافذ کرنے میں کوتاہ ہوگی تو انحراف کا رجحان رکھنے والے گروہ عوام کو ورغلا لے جائیں گے اور ملک کا تانا بانا بکھرنے کے حالات پیدا ہوجائیں گے۔

حالیہ دنوں میں ملک کے سب سے بڑے فرقہ کی نمائندگی کرنے والے بعض اہم لوگوں کی طرف سے انحراف کے رجحانات بڑی شدت سے سامنے آئے ہیں جو کہ ملک کے لئے انتہائی سنگین خطرے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر حکومت اور اس کی ایجنسیاں ملک کی اس شناخت اور وراثت کو باقی رکھنے میں دلچسپی رکھتی ہیں جس کی وجہ سے ملک کو دنیا میں ایک مثال سمجھا جاتا ہے اور جو تمام اہل ملک کے لئے فخر و مسرت کی بات ہے، تو حکومت کو چاہئے کہ وہ دستور و قانون کو نافذ کرنے کی ذمہ داری سنجیدگی سے ادا کرے اور انحراف کے ہر رجحان کو پوری قوت کے ساتھ قابو میں لائے۔ علامہ اقبال کا یہ شعر آج ہر در و دیوار سے سنائی دیتا محسوس ہوتا ہے کہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

شعر حکمت

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل، کہ مغلوبِ گماں تو ہے
علامہ اقبالؒ

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا سہ ماہی مجلّہ
زکوٰۃ انڈیا
Zakat India
جلد ۹ جنوری تا مارچ ۲۰۱۸ء شمارہ ۳۳

CHIEF EDITOR	چیف ایڈیٹر
Dr. Syed Zafar Mahmood	ڈاکٹر سید ظفر محمود
ADVISORY COUNCIL	مجلس مشاورت
Mufti Fuzail-ur-Rahman Usmani	مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی
Maulana Abu-Talib Rahmani	مولانا ابوطالب رحمانی
Siraj Hussain	سراج حسین
S.M. Shakil	ایس ایم شکیل
Asrar Ahmed	اسرار احمد
Anisur Rahman	انیس الرحمٰن
Qayamuddin	قیام الدین
Ifran Baig	عرفان بیگ
Mumtaz Najmi	ممتاز نجمی
Mufti Dr. Adil Jamal	مفتی ڈاکٹر عادل جمال
Imtiyaz Siddiqui	امتیاز صدیقی
Kamal Akhtar	کمال اختر
Shabahat Hussain	شباہت حسین
EDITOR	ایڈیٹر
Adeel Akhtar	عدیل اختر

Address for correspondence
Zakat India
A-11, Khajoori Road, Jogabai Extension
Batla House, Jamia Nagar, New Delhi - 25
Phone: 011-26982781, 9810140615
Email: info@zakatindia.org, (In the Subject, please write "ZFI Bulletin")
Web:www.zakatindia.org

صفحہ ۱ کا بقیہ

ان ایشوز کے مدنظر اگر وہ کھلے الفاظ میں اعلانات کرتے ہیں تبھی ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ چھوٹی سیاسی پارٹیوں کو مسلمانوں کا ووٹ کاٹنے نہیں دیا جائے گا۔ ہمیں ملک بھر میں دستور بچاؤ مہم چلانی ہوگی، اس کو نام دیا جائے ''ہم بھارت کے لوگ''۔ ہمیں مل کر مذہبی وثقافتی آزادی کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا ہوگا۔ اس کے لئے ہمیں دیگر سیکولر جمہوری محاذوں سے مدد حاصل کر کے رائے عامہ بنانی ہوگی اور زمینی سطح پر کام کرنا ہوگا۔ ہمیں پہچاننا ہوگا کہ کون لوگ دستور کی برتری کو مانتے ہیں اور کون اس کو پامال کر رہے ہیں۔ شیڈیولڈ کاسٹ کی تعریف سے متعلق ۱۹۵۰ کے دستوری آرڈر کے پیرا ۳ کو منسوخ کرانے کے لئے عدلیہ کا تو سہارا ہمیں لینا ہی ہوگا، ساتھ ہی عوام تک پہنچ کر انہیں اس سے متعلق آگاہ بھی کرنا ہوگا۔ یاد رہے کہ اس حکم کی رو سے پسماندہ ذاتوں میں سے کسی بھی ذات کے فرد کو شیڈیولڈ کاسٹ میں شمار کر کے ریزرویشن سے فائدہ اٹھانے کا موقع تبھی ملے گا جب وہ ذات خود کو ہندوؤں میں شامل کرے گی، یا سکھ یا بودھ دھرم اختیار کرے گی، حالانکہ یہ شرط لگانا دستور کی صریح خلاف ورزی ہے۔

شیڈیولڈ کاسٹ کے بہن بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھانے میں ہمیں خوشی محسوس ہونی چاہئے، ان کی شادیوں میں شرکت کرنا اور ان کے دکھ درد میں شامل ہونا چاہئے۔ میٹنگ میں راقم السطور نے عرض کیا کہ سچر کمیٹی نے بتا دیا کہ باقی مذاہب کے ماننے والوں کے مقابلہ میں مسلمان سماجی، اقتصادی وتعلیمی میدانوں میں سب سے پیچھے اس لئے ہیں کہ ملک کی حکمرانی میں ان کی نمائندگی کا فقدان ہے۔ مرکزی اور صوبائی ایوانوں اور مقامی اکائیوں میں ان کی سیاسی نمائندگی کی کمی اس وجہ سے ہے کہ وہ انتخابی حلقے اور وارڈ جہاں مسلمانوں کا تناسب بہت زیادہ ہے وہ شیڈیولڈ کاسٹ کے لئے ریزرو ہیں جب کہ وہاں شیڈیولڈ کاسٹ کے لوگوں کو مسلمانوں کی مدد کرنی ہوگی تا کہ ۷۰ برسوں سے چلی آرہی ناانصافی اور حق تلفی کے سلسلہ پر روک لگے۔

ساتھ ہی سچر کمیٹی نے بتایا کہ بارہویں جماعت تک اسکولوں میں کمزور طبقوں کے طلباء کی تعداد کا تناسب بھی کم ہوتا ہے اور چوں کہ ان کے گھروں پر زیادہ علمی ماحول نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے وہ طلباء قابلیت میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جبکہ انڈر گریجویٹ سطح پر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ کے لئے طلباء کے ذریعہ حاصل کئے گئے نمبروں کو سامنے رکھا جاتا ہے ورنہ ان کی قابلیت کو ایڈمشن ٹسٹ کے ذریعہ پرکھا جاتا ہے، جس میں کمزور طبقوں کے طلباء مقابلہ نہیں کر پاتے۔ لہذا سچر کمیٹی نے سفارش کی کہ ملک میں انڈر گریجویٹ سطح پر داخلہ کے لئے امیدواروں کی قابلیت کو ۶۰ فیصد فوقیت دی جائے اور باقی ۴۰ فیصد میں یہ پرکھا جائے کہ امیدوار بیک ورڈ ہے کہ نہیں اور ہے تو کتنا؟ اس پرکھ کے لئے سچر کمیٹی نے ۴۰ فیصد کو تین حصوں میں تقسیم کیا: جس ضلع سے امیدوار تعلق رکھتا ہے وہ کتنا پچھڑا ہوا ہے، امیدوار کا خاندانی پیشہ کتنا پچھڑا ہوا ہے اور امیدوار کی خاندانی آمدنی کتنی کم ہے؟ اس طرح 40+60 فیصد پرکھنے پر جو امیدوار فہرست میں اوپر آئیں انہیں داخلہ دیا جانا چاہئے۔ سچر کمیٹی کی یہ سفارش کسی خاص مذہب کے ماننے والوں کے لئے نہیں پھر بھی اس پر نہ حکومت نے توجہ دی اور نہ ہی عوام نے، ضروری ہے کہ اس ایشو کو پبلک ایشو بنا کر اس کے نفاذ کے لئے کوشش کی جائے۔

مولانا محمود مدنی نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا تھا کہ اس پوری تگ ودو میں مسلمان صف اول میں نمایاں نہ رہیں تو بہتر ہے، اس پر کچھ لوگوں نے تشویش ظاہر کی کہ اس سے شائد غلط پیغام جائے کہ مسلمان تشدد کا شکار ہونے کے باوجود سامنے نہیں آرہے ہیں جس سے ان پر بزدلی کا الزام لگ سکتا ہے۔ اس تجویز کی تشریح کرناٹک کے شوارودر مہاسوامی گالو نے صلح حدیبیہ کی روح کی مثال دے کر کہا کہ جب حضور اقدسؐ نے طے کیا کہ بجائے جنگ کے اہل مکہ کو دل سے جیتا جائے۔ دراصل اس تجویز کو مسلمانوں کو کمزوری نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اسے صرف ایک عارضی حکمت عملی مانا جائے، ورنہ مسلمان تو 'لاتخف' میں یقین رکھتا ہے، مسلمانوں کی طاقت کو نہ دنیا سمجھی ہے اور نہ ہمارا ملک۔ جو قوم روزانہ پانچ دفعہ محلّہ محلّہ، ہفتہ میں ایک دفعہ بڑے گروپ میں اور سال میں دو دفعہ ہجوم بنا کر پوری عمر جمع ہو کر مالک حقیقی کے سامنے سرنگوں ہوتی ہے اور اس کے لئے وضو اور نماز کے ذریعہ خود کو جسمانی وروحانی طور پر تندرست وتوانا رکھتی ہو اس پر کون سبقت لے جا سکتا ہے؟ اقبال تو کہہ ہی گئے ہیں کہ:

نکل کے صحرا سے جس نے
روما کی سلطنت کو پلٹ دیا تھا
سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے
وہ شیر پھر بیدار ہوگا

عوامی نمائندوں کی بدعنوانی پر سپریم کورٹ کا شکنجہ

سپریم کورٹ نے گزشتہ ماہ سنگ میل کی حیثیت رکھنے والے ایک اہم فیصلہ میں کہا کہ آزادی کے بعد پہلی پانچ دہائیوں کی بنیاد پر ملک کی جمہوری کارکردگی میں کچھ ناخوشگوار طرز عمل نظر میں آئے ہیں اور انتخابی عمل کی پاکیزگی کو قائم رکھنے کے لئے اشد ضروری ہے کہ ان خطا کاریوں سے تیزی میں نمٹا جائے۔ منتخب عوامی نمائندوں کے پاس ان کے اعلان شدہ ذرائع آمدنی سے زائد مالیت کی دولت اور ساز وسامان کے جمع ہو جانے سے ملک میں قانون کے بجائے مافیا کی برتری کو فروغ ملے گا لہٰذا عدالت نے کسی ایم پی یا ایم ایل اے کے ذریعہ کئے جانے والے اس طرح کے جرم کو سزا کا مستوجب قرار دیا۔ لکھنؤ کی این جی او لوک پرہاری کے ذریعہ دائر کی گئی پی آئی ایل پر فیصلہ دیتے ہوئے جسٹس چلمیشور اور جسٹس نذیر کی بنچ نے کہا کہ ایسے جرم کرنے والے لوگ سبھی شائستہ حکومتوں کے دشمن ہیں اور انھیں قانون ساز ایوانوں کی رکنیت سے خارج کر دیا جانا چاہیے۔ اس کے لئے حکومت کو قانون میں ضروری ردوبدل کرنا ہوگا تاکہ ناجائز طور پر دولت جمع کرنے والے عوامی نمائندوں کو ایوان کی رکنیت کے لئے نااہل قرار دیا جا سکے۔ بنچ کے لئے عدالتی حکم نامہ تیار کرتے ہوئے جسٹس چلمیشور نے لکھا کہ اگر کسی رکن ایوان یا اس کے رشتہ داروں کے پاس ایسی جائداد پائی جائے جو ان کے اعلان شدہ ذرائع آمدنی سے زیادہ ہو تو صرف یہی نتیجہ نکالا جائے گا کہ اس عوامی نمائندہ نے اپنے دستوری عہدے کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ ایسی صورت حال کو کسی شریف سماج میں تسلیم نہیں کیا جانا چاہئے اور یہ دستور کے مطابق چلائی جا رہی کسی بھی حکومت کو زیب نہیں دیتا، ایسی حرکت جمہوری نظام کے تحت کسی عوامی عہدہ پر فائز شخص کے لئے واجب ضابطہ اخلاق سے موافقت نہیں رکھتی ہے۔

عدالت عظمٰی نے حکومت کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ وہ ایک مستقل میکانزم قائم کرے جس کے ذریعہ قانون ساز ایوان کے اراکین کی دولت پر نظر رکھی جائے تاکہ اگر ان کی دولت میں اضافہ ان کے اعلان شدہ ذرائع آمدنی کے تناسب سے تجاوز کر جائے تو ان کے خلاف ضروری قانونی کاروائی کی جا سکے۔ کسی بھی فرد کے پاس دولت کا ناجائز طور پر جمع ہونا سماج کی اخلاقی صحت کے لئے نقصان دہ ہے اور اگر قانون سازی کے ذمہ دار لوگ خود ہی اپنے عہدہ کا غلط استعمال کر کے اپنے پاس ناجائز دولت جمع کرنے لگیں تو یہ معاملہ اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔ اس کام کے لئے ضروری ضوابط تشکیل دینے کے لئے عدالت نے حکومت کو اختیار دے ہیں اور جو کل وقتی میکانزم قائم کیا جائے گا وہ وقتاً فوقتاً قانون ساز ایوانوں کے اراکین کے مالی حالات کا جائزہ لیتا رہے گا۔ عدالت نے صاف کر دیا کہ اس ضمن میں اگر کوئی امیدوار صحیح اور مکمل اطلاع فراہم نہیں کرتا ہے تو اس قلم اندازی کو بدعنوانی ہی مانا جائے گا جو عوامی نمائندگی قانون کے تحت نامناسب اثر ورسوخ کے زمرہ میں آتی ہے اور جس کی بنیاد پر مجرم کے انتخاب کو رد کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے اظہار افسوس کیا کہ بدقسمتی سے اب تک پارلیمنٹ اور الیکشن کمیشن نے اس سمت میں ضروری کاروائی نہیں کی۔ جج صاحبان نے کہا کہ ملک میں ایسی زمین جائداد اور کالے دھن میں بدنما اضافہ ہوتا جا رہا ہے جن کا استعمال برسہابرس کسی کی بھی فلاح وبہبود کے لئے نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح کی دیگر مالی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کی بڑی وجہ بھی اراکین ایوان کے ذریعہ خود بڑے بڑے ٹھیکے ہتھیا لینا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہمارے ملک میں عوامی نمائندوں کے پاس لوگ جاتے ہیں تاکہ وہ ان کی پریشانیاں رفع کروا سکیں لیکن در اصل یہ لوگ خود ہی عوام کی پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ عدالت نے زور دیا کہ جمہوریت میں عوام ہی حاکمیت کا بنیادی مخزن (Ultimate repository of sovereignty) ہوتے ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ حاکمیت کی آلہ کاری سے متعلق موجودہ یا اس کے خواہش مند افراد کی تفصیلی اطلاع عوام تک پہنچائی جائے تاکہ وہ حکومت کی کارکردگی کی تنقیدی جانچ کر سکیں۔ اس کے علاوہ نیشنل الیکشن واچ نے اپنی ویب سائٹ پر تفصیل ڈال رکھی ہے کہ لوک سبھا کے موجودہ ممبروں میں سے 34 فیصد ممبروں نے پرچہ نامزدگی دائر کرتے وقت خود لکھا تھا

کہ ان کے خلاف فوجداری کے مقدمے چل رہے ہیں۔کم وبیش یہی حالات صوبائی اسمبلیوں اور میونسپل کارپوریشنوں کے ہیں۔ سپریم کورٹ نے صریح حکم صادر کیا ہے کہ عوامی نمائندگی قانون کے تحت متعلقہ رول 4A اور فارم 26 میں ترمیم کر دی جائے تا کہ امیدواروں اور ان کے رشتہ داروں کا فرض بن جائے کہ وہ اپنے ذرائع آمدنی کی مکمل تفصیل دیں۔حق اطلاع قانون کے تحت زیڈ ایف آئی نے الیکشن کمیشن سے پوچھا ہے کہ 16 فروری کے آرڈر کے بعد سے اس نے اب تک رول 4 اور فارم 26 میں کیا ترمیم کی حالانکہ اس کی ویب سائٹ پر ابھی تک اس تعلق سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی ہے۔ یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ 16 فروری کے بعد سے اب تک کون سے الیکشن کے لئے نامزدگی کا سلسلہ شروع ہوا ہے جہاں یہ ترمیم شدہ رول اور فارم استعمال نہیں ہوئے۔اس ترمیم کا اثر یقیناً مستقبل قریب میں ہونے والے اسمبلی انتخابات پر پڑے گا جن میں اگلا نمبر کرناٹک کا ہے۔یاد رہے کہ اس ایشو پر مارچ 2016 میں سیاسی جماعتوں سے رائے مانگی گئی تھی اس وقت بیشتر نمائندوں نے پرچہ نامزدگی دائر کرتے وقت امیدوار کے ذرائع آمدنی بتانے پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ایک سابق چیف الیکشن کمشنر کا کہنا ہے کہ بہت سے امیدواروں کی دولت میں ہر پانچ برس میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے جس کا جواز نظر نہیں آتا ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ کئی امیدوار لوگ پیشہ کے کالم میں لکھتے ہیں 'سماجی خدمت' جبکہ یہ نہیں بتاتے کہ ان کا ذریعہ معاش کیا ہے۔

موجودہ دنیا میں سرکاری لین دین میں شفافیت کے معیار گھٹتے جا رہے ہیں جیسے کہ ڈونلڈ ٹرمپ پر الزام ہے کہ انھوں نے الیکشن جیتنے کے لئے ایک طرف روس کی خفیہ ایجنسیوں کا سہارا لیا اور دوسری طرف سستی شہرت کے لئے اندرون و بیرون امریکہ سماجی ہم آہنگی کو داؤ پر لگا دیا اور حال میں انھوں نے بدعنوانی کو بڑھاوا دینے والے ایک ضابطہ کو منظوری دے دی جس کی رو سے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ تیل، گیس اور کان کنی کی کمپنیاں بتائیں کہ انھوں نے دیگر ممالک میں کس کو کتنی ادائیگی کی ہے۔اس پس منظر میں ہمارے ملک کی عدالت عظمیٰ ایسی اعلیٰ مثال قائم کر رہی ہے جس سے حکمرانی کا معیار اونچا ہو سکے گا تو ہم سب کو ایک آواز میں ایسے فیصلہ کی پذیرائی کرنی چاہئے۔جسٹس چلمیشور اور ان کے تین دیگر ساتھی قابل جج صاحبان نے حال ہی میں ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ وہ نہیں چاہتے کہ آنے والی نسلیں ان کی تنقید کریں کہ سماج میں خرابیوں پر انھوں نے روک کیوں نہیں لگائی۔

تعریف کے لائق ہیں ایڈورڈ اسنوڈن اور جولین اسینج جو وائکی لیکس (Wikileaks) مواد کو منظر عام پر لے آئے کہ کس طرح حکومت امریکہ نے اپنے ہی باشندوں پر نگاہ رکھنے کے لئے کڑی نگرانی کا لق و دق پروگرام بنایا تھا۔بعد میں ان دو اشخاص جیسے لوگوں کے تحفظ کے لئے امریکہ میں قانون (Whistleblower Protection Enhancement Act 2012) بنایا گیا۔ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے 2013 میں کتاب شائع کی تا کہ تمام ممالک اس سے استفادہ کر کے نئے قوانین بنائیں جس سے افراد اگر سماجی خرابیوں کو اجاگر کریں تو ان پر کوئی آنچ نہ آئے۔اقوام متحدہ کے بدعنوانی کے خلاف کنونشن کی شق 33 میں بھی اسی طرح کے قانون بنانے کے لئے تمام ممالک سے کہا گیا ہے۔

زیڈ ایف آئی ڈے کیئر سینٹر

محنت مزدوری کر کے زندگی کی گاڑی کھینچنے والے غریب اور نادار لوگوں کے چھوٹے بچوں کو دن بھر کے لئے ایک تربیت گاہ میں رکھ کر محفوظ ماحول فراہم کرنے کے مقصد سے فاؤنڈیشن نے ڈے کیئر سینٹر قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جو بچے باپ اور ماں کی غیر موجودگی میں گھر کے باہر بے حفاظت اور بے ڈھنگے حلیوں میں کھیلتے رہتے ہیں اور والدین انہیں نہ پڑھنے بیٹھا سکتے ہیں نہ کام پر ساتھ لے جا سکتے ہیں نہ ان کے مستقبل کا کوئی منصوبہ بنا سکتے ہیں، ان بچوں کا مستقبل بہتر بنانے کی فکر کرنا ملت اور سماج نیز حکومت کی ذمہ داری ہے۔اس سلسلہ میں رضا کار تنظیموں کا رول بہت اہم ہے اگر وہ سنجیدگی اور ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے پر کاربند ہوں۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے اس سمت میں شروعات کی ہے اور دہلی و علی گڑھ میں دو ڈے کیئر سینٹر محدود پیمانے پر شروع کئے ہیں۔اس کے نتائج اور تجربے کی روشنی میں اس سلسلے کو مزید آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ دہلی میں ذاکر نگر علاقے میں ایک فلیٹ میں ڈے کیئر سینٹر کھولا گیا ہے اور علی گڑھ میں برولی بائی پاس روڈ پر کولمبیا انکلیو میں ایک فلیٹ اس مقصد کے لئے کرائے پر لیا گیا ہے۔ دونوں مقامات پر ضروری ساز و سامان بھی فراہم کیا گیا ہے اور کارکنوں کی تقرری کی گئی ہے۔ بچوں کو تفریح و تربیت اور ابتدائی تعلیم کے ساتھ مڈ ڈے میل بھی دیا جائے گا۔

تاج محل کا روحانی پیغام

ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب کی کافی ٹیبل بک کا اجراء

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے تاج محل کے ایک نظرانداز شدہ حسن کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایک خاص قسم کی تصویری البم تیار کی ہے۔ اس البم میں تاج محل کی محرابوں اور در و دیوار پر کندہ قرآنی آیات کے بنیادی پیغام کو انگریزی زبان میں تاج کے تصویری حسن کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ 'تاج محل کا روحانی پیغام' کے نام سے یہ البم ایک ''کافی ٹیبل بک'' (ورق گردانی کتاب) کے انداز میں تیار کیا گیا ہے جو کسی باقاعدہ مطالعہ کے لئے ذہن کو تیار کئے بغیر کسی بھی وقت تفریح طبع کی ضرورت سے دیکھی جا سکے اور اس میں موجود قرآنی پیغام از خود ہی ناظرین (یا قارئین) کی توجہ اپنی طرف کھینچ لے۔ چنانچہ یہ ورق گردانی کتاب بہت سے سنجیدہ طبیعت لوگوں کو قرآن کے باقاعدہ مطالعہ کی ترغیب دینے کا سبب بن سکتی ہے، اور اپنے ہر قاری کو کم سے کم یہ بات ذہن نشیں کرا سکتی ہے کہ دنیا کی حقیقت اس کا یقینی طور سے فنا ہو جانا ہے، موت برحق ہے اور خالق کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

Taj Mahal's Spritual Message کا اجراء ۳ جنوری کو انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے آڈیٹوریم میں منعقد ایک باوقار تقریب میں دہلی میں مقیم ملک کی کئی معروف سماجی شخصیات نے اجتماعی طور پر اس کی رونمائی کر کے کیا۔ جمعیۃ العلماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمود مدنی نے تقریب کے آغاز میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تاج محل کو محبت کی نشانی کہا جاتا ہے، لیکن محبت پیدا کرنے والی ہستی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے اور محبت کا سب سے اعلیٰ جذبہ وہ ہے جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے۔ تاج محل پر کندہ آیات اللہ کے پیغام کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور اس پیغام کی طرف متوجہ کرانے کے لئے یہ کتاب تیار کی گئی ہے تو واقعی یہ ایک بامقصد کتاب ہے اور ایک مقصدی ذہن کی تخلیق ہے۔ انھوں نے مرتب کتاب ڈاکٹر ظفر محمود کی ہمہ جہت محنتوں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملت اور ملک کے لئے مفید بامقصد سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں اور ان کا تخلیقی ذہن انہیں کام کی نئی نئی راہیں سجھاتا ہے، تاج محل تو بہت سے لوگ دیکھتے ہیں، لیکن تاج محل کے پیغام کو سمجھنے اور سمجھانے کی طرف مرتب کتاب کی نگاہ گئی ہے۔ مولانا محمود مدنی نے اس نگارش کے

لئے مرتب کتاب کو مبارکباد بھی دی۔

سابق سفیر اشوک سجنہار نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب تاج محل کو ایک نئی پہچان دیتی ہے۔"انھوں نے اس کتاب کو "most remarkabe compendium" قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس جذبہ سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے وہ ایک انسانیت نواز جذبہ ہے اور قرآنی آیات کے یہ پیغامات ایک بہتر انسانی سماج بنانے کے اصولوں پر مبنی ہیں۔ ان پیغامات کو سماج میں عملاً نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ ممبر راجیہ سبھا کے سی تیاگی نے ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو بچانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج ملک میں بہت سی مختلف طرح کی باتیں ہورہی ہیں، تاج محل جو کہ ہمارا ایک قیمتی ورثہ ہے اس کے حوالہ سے بھی کچھ بے چینیاں پائی جاتی ہیں لیکن ہمیں اس ملے جلے سماج کو ملا جلا کر ہی چلانا ہے یہی اس کا حسن ہے اور تاج محل کا حسن ہم سب کے لئے باعث فخر ہے۔ تاج محل کا روحانی پیغام بھی ہم سب کو ایک اچھا با اخلاق سماج بنانے کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ مشہور آریہ سماجی رہنما سوامی اگنی ویش، انٹرفیتھ کولیشن فار پیس کے جنرل سکریٹری فادر پیکیم سیموئل، رکن مسز دیپالی بھنوٹ اور سپریم کورٹ کے وکیل مسٹر ایس ڈی سنگھ نے بھی اس موقع پر اپنے تاثرات ظاہر کئے اور مصنف کتاب کے لئے تہنیتی کلمات کہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی آذربائیجان کے سفیر ہند تھے جنھوں نے ہندستان اور وسط ایشیائی ثقافت کے مابین تاریخی رشتہ کا حوالہ دیتے ہوئے تاج محل کو اہل ہند کے لئے قابل فخر بتایا اور یہ کتاب تیار کرنے پر مرتب کتاب کو مبارکباد دی۔

مرتب کتاب ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے اس موقع پر کتاب کے مندرجات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان قرآنی آیات کا مختصر پیغام سامعین کے سامنے رکھا جو تاج محل کی محرابوں اور در و دیوار پر نقش ہے اور اس کتاب میں خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ کے سابق صدر بل کلنٹن نے تاج محل کو دیکھ کر اپنے تاثرات ان الفاظ میں ظاہر کئے تھے کہ ’دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں، ایک وہ جنھوں نے تاج محل کو دیکھا ہے اور دوسرے وہ جنھوں نے تاج محل کو نہیں دیکھا‘۔ ڈاکٹر ظفر محمود نے کہا کہ تاج محل کو دیکھ کر اس قدر مبہوت ہوجانے کے باوجود بل کلنٹن اس پیغام کو نہیں سمجھ سکے جو تاج محل اپنی زبان حال سے اور اپنے اوپر نقش قرآنی آیات سے اہل دنیا کو دے رہا ہے۔ اس پیغام پر مختصر اور جستہ جستہ روشنی ڈالتے ہوئے انھوں نے یہ بھی بتایا کہ آیات قرآنی خالق کے وجود کی طرف رہنمائی کرتی ہیں، اور اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ خالق نے اپنی تعلیم دینے کے لئے نبیوں اور رسولوں کو بھیجنے کا انتظام کیا۔ ان تعلیمات میں خالق کے آگے سربسجود ہونا، اپنی انا اور اکڑ کو دور کر کے عجز و انکسار پیدا کرنا اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید شامل ہے۔ انھوں نے دختر کشی، عہد شکنی اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور غلط استعمال کے حوالے سے بھی قرآنی آیات کے پیغام کو اجاگر کیا۔ آپ نے بتایا کہ قرآن میں صاف کہا گیا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہ رہے بلکہ یہ مستقل گردش میں رہے اور یہ گردش جاری رہنے سے تمام افراد کو اس کا فیض پہنچے۔ قرآن میں دولت کو اللہ کا فضل بھی کہا گیا ہے اور آزمائش کا ایک سامان بھی بتایا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ یہ جانچنا چاہتا ہے کہ کون دولت مند اپنی دولت کا جائز استعمال کرتا ہے اور دولت پر دوسروں کے حق کو تسلیم کر کے اس حق کو ادا کرتا ہے۔

اس کافی ٹیبل بک کے اجراء کی ایک دوسری تقریب ۱۱ فروری کو نیویارک میں بھی منعقد ہوئی جہاں صاحب کتاب نے حاضرین کو تاج محل کے روحانی پیغام سے واقف کرایا۔ یہ کتاب خریدنے کے لئے دستیاب ہے، خواہش مند مرد و خواتین زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی ویب سائٹ www.zakatindia.org یا خط و کتابت کے پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں، جو کہ اس میگزین کے صفحہ دو پر درج ہے۔

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے دو نئے پروجیکٹ

سول سروس اکیڈمی کے قیام کی تیاری

یہ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا ایک ڈریم پروجیکٹ ہے۔ فاؤنڈیشن کے سرسید کوچنگ اینڈ گائڈنس سینٹر کے تحت اہل اور ضرورت مند امیدواروں کو سول سروس امتحان کی تیاری کے لئے دہلی کے اعلیٰ ترین کوچنگ سینٹروں میں داخلہ دلایا جاتا ہے اور دہلی میں ان کے قیام کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ گزشتہ نو سال سے جاری ہے۔ اس سلسلہ کو وسعت دینے کے لئے زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے دہلی میں ۵۰۰ امیدواروں کے قیام اور سول سروس کوچنگ کا نظم کرنے کے لئے ایک سول سروس اکیڈمی قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ فاؤنڈیشن کی کارکردگی اور تجربہ کا اعتراف کرتے ہوئے جمیعۃ العلماء ہند (محمود مدنی گروپ) نے اس منصوبہ میں معاونت کے لئے ہاتھ بڑھایا اور این سی آر دائرے میں غازی آباد ضلع (اترپردیش) میں نیشنل ہائی وے ۲۴ پر واقع ڈاسنہ قصبہ میں ایک بڑی زمین پر اس اکیڈمی کے قیام کی پیش کش کی۔ چنانچہ دونوں تنظیموں کے اشتراک سے مجوزہ سول سروس اکیڈمی کے قیام کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ اکیڈمی کے لئے مختص زمین پر تعمیر کا کام چل رہا ہے اور امید ہے کہ سال ۲۰۱۹ میں سول سروس اکیڈمی کی اکیڈمک سرگرمیاں شروع ہوجائیں گی۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے بتایا کہ اس اکیڈمی میں بہ یک وقت پانچ سو امیدواروں کے قیام اور کوچنگ کا نظم کیا جائے گا۔ اکیڈمی کے تعلیمی اور انتظامی امور ماہرین اور متعلقہ ذمہ داروں پر مشتمل ایک ہائی پروفائل بورڈ کے تحت پوری طرح پیشہ ورانہ معیار کے مطابق انجام دئے جائیں گے اور مستقل سربراہی کے لئے ایک ریزیڈنٹ ڈائرکٹر کی تقرری کی جائے گی۔ امیدواروں کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔

ڈاسنہ میں واقع قطعہ زمین جہاں سول سروس کوچنگ اکیڈمی کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ زیر نظر تصویر میں زیڈ ایف آئی صدر جناب سید ظفر محمود صاحب کے ساتھ جمیعۃ العلماء کے جنرل سکریٹری مولانا محمود مدنی صاحب کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ساتھ میں ہیں زیڈ ایف آئی ممبران جناب عرفان بیگ و جناب قیام الدین اور جناب اشفاق وید۔ ۲۶ مارچ کو ان حضرات نے موقع پر جاکر معائنہ کیا اور تعمیری پیش رفت کا جائزہ لیا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے دعا فرمائیں اور زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے ساتھ تعاون کریں۔

قرآن کے تصورات: ایک موضوعاتی مطالعہ

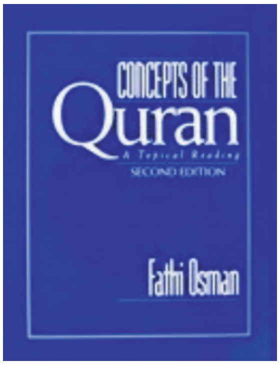

امریکہ میں مقیم ممتاز مصری اسکالر ڈاکٹر فتحی عثمان کی وقیع تصنیف ”کانسپٹس آف قرآن: اے ٹاپکل اسٹڈی“) کی علمی اور فکری افادیت کو محسوس کرکے زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے اس کا ترجمہ شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب میں مصنف نے جدید دور کے فکری، علمی، تحقیقاتی، سائنسی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی مباحث و موضوعات کے حوالہ سے قرآن کے بیانات کی تشریح کی ہے، جس میں جدید دور کے مسائل و مشکلات میں الجھے ہوئے انسانوں کے لئے قرآن کی فکری اور علمی رہنمائی بھی ہے اور دلوں کی تذکیر کا بھی سامان ہے۔ مصنف کا انداز بیان تذکیر و نصیحت کا اسلوب لئے ہوئے ہے اور قاری کے دل و دماغ دونوں کو مخاطب و متاثر کرتا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے اس کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ترجمہ کی ذمہ داری زکوٰۃ انڈیا کے ایڈیٹر عدیل اختر انجام دے رہے ہیں۔ یہ ترجمہ ایک سے زائد جلدوں میں شائع کیا جائے گا اور امید ہے کہ آئندہ سال میں اس کی پہلی جلد شائع ہوجائے گی، انشاء اللہ۔ دل چسپی رکھنے والے حضرات اس سلسلے میں اپنی تجاویز اور مشورے بھیج سکتے ہیں کہ تعلیم یافتہ لوگ اس ترجمہ سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تبلیغ قرآن کے مقصد سے تعاون کی پیش کش کا بھی خیر مقدم ہے۔

of all the faiths in the world have equal rights. The President has been trying that a project germinates under the aegis of UNO to establish an international organization of world cultures; he emphasized that the cultural plurality should be a source of world's enhanced delight.

Sports and Infrastructure

As a part of this movement the International Islamic Solidarity Sports Federation has been working with 59 member countries headquartered in Riyadh, the capital of Saudi Arabia. The first event was held in 1985 in which teams of 34 countries had participated. During 2017 these sports were organized in Azerbaijan in which 50 countries participated. Thus, Azerbaijan has been working to promote world peace and international reconciliation. With excellent neighbourly relations it is in the process of laying cross border gas pipelines. The country is also trying to make itself an international transportation hub.

Trump's Jerusalem decision flayed, ISIS condemned, Rohingyas supported

Delegates of all the countries attending the Baku conference expressed their happiness for the celebration of 2017 as the Year of Islamic Solidarity. On the other hand, they registered their displeasure at Donald Trump's decision to shift the US embassy to Jerusalem. The conference condemned the state sponsored violence in Myanmar against the Rohingya Muslims and pleaded for refugees relief throughout the world. The Iranian delegate said that ISIS is the creation of fascist forces and it is our duty to overpower it.

Ground level actions discussed to promote Islamic solidarity

The Turkish delegate strongly advocated American roll back of the Jerusalem decision. Many Christian leaders said that it is unjust to link Islam with violence and added that, respecting each other, we should jointly work in the fields of education and culture. Other delegates emphasized the revival of Islamic values with mutual efforts. The syllabus of educational institutions in Muslim societies must contain the lessons of Islamic solidarity. There should be a federal organization of Islamic universities. Muslims in different parts of the world should be helped and supported in solving their problems.

Azerbaijan's spiritual leader Sheikh al-Islam Allahshukur Pashazadeh expressed happiness that the representation in the conference had geographically covered the entire world. He cautioned that in no way religions should be used to gain political mileage. There must be a group of people among us who invites people towards virtue and forbids evil. The contents of school syllabi need to be examined occasionally.

Preserved Tablet (Lauh Mahfooz): Sanctum sanctorum of all faiths

Hindu spiritual figure Sri Sri Ravi Shankar's emissary Jyoti Ramaya argued that we must emphasize values and minimize the significance of the practices and rituals. Through my PowerPoint presentation, I drew the delegates' attention to the theological narrative that before creating the world the Almighty had stocked all His upcoming revelations in the Preserved Tablet (Lauh Mahfooz) and these were brought down to the worldly sky during a specific night which later came to be celebrated as the Night of Power *(Lailatul Qadr).* Some Quranic commentators opine that during such nights, revelations were sent to all the prophetic recipients. After the world came into being the messages were taken from the Preserved Tablet and were revealed to various Prophets in different parts of the world and in various phases of human history. Thus, the Preserved Tablet is the sanctum sanctorum of all the religions across the world. Nowhere else do we find such a strong scriptural mandate propounding inter-religious affinity.

The Quran also says: “Had your Lord willed, He would have made all the people a single community”. But God didn't do so as He decided to continuously test the human beings whether we develop sufficient space for each other in our hearts. That is why the Quran starts describing God as Rabbil Aalameen that is the Creator and Sustainer of the Worlds and concludes indicating Him as Rabbin Naas which means the Creator and Sustainer of the Peoples; the scripture did not confine God as Creator and Sustainer of Muslims. Thus, it is the responsibility and duty of the world Islamic community that it unites itself and imparts to the world the lesson of solidarity and brotherhood especially to the politicians and the governments. That is what the Azerbaijan President trying to do and he deserves our support and collaboration.

Azerbaijan: A protagonist of global Islamic solidarity

Dr. Syed Zafar Mahmood

The title of an international conference organized in Azerbaijan's capital Baku on December 21, 2017 was "2017: Year of Islamic Solidarity: Interreligious and Intercultural Dialogue". It is imperative to note that Azerbaijan became a free country as recently as just 26 years ago. Yet, it has proactively played leading roles in many fields of the Islamic world. Ilham Aliyev, President of the Republic of Azerbaijan had taken charge in 2003. One year ago, he announced that the year 2017 will be celebrated as the "Year of Islamic Solidarity" and this conference was organised to conclude the year-long celebrations.

Cultural capitals of Islamic World: Role of ISESCO

After the recitation from the holy Qur'an, Ilham Aliyev apprised the delegates that Baku has since been included among the cultural capitals of the Islamic world. This work of selecting cities as Islamic cultural capitals is handled by ISESCO: International Islamic Educational Cultural and Scientific Organization whose central office is located in the Moroccan city of Rabat. Many cities of the world spanning Arab, Asian and African countries have been so recognised; the holy Makkah tops the list while Madina, Najaf, Sharjah, Tripoli, Ghazni, Iskandariya, Asfahan, Tashkent, Kuala Lumpur, Kuwait, Jakarta, Dhaka, Lahore etc are the other listed cities.

Unfortunately, no Indian city could find place among the World Islamic Cultural Capitals. Efforts should be made to get enlisted one or more of the following Indian cities: Hyderabad, Bhopal, Lucknow, Srinagar, Kolkata, Mallapurram, Aurangabad, Old Delhi, Rampur, Aligarh, Agra, Murshidabad, Bijapur, Junagarh, Karnool, Surat, Malda, Dhubri, Kishanganj, Karimganj, Hailakandi, Barpeta, Rajouri.

The first ISESCO conference was held in 1982 at Fez (Morocco). In addition to the permanent membership of 54 Muslim countries, Russia, Thailand and Cyprus enjoy the status as Observer. List of other countries which would get the Observer status till 2025 have already been announced. In this matter, the Indian Ministry of Minority Affairs and India Islamic Cultural Centre should activate themselves through the Ministry of External Affairs. Besides, Aligarh Muslim University, Jamia Millia Islamia, Hamdard University, Maulana Azad National Urdu University and Kashmir University should get in touch with ISESCO whose Charter mandates supporting higher educational institutions to establish special purpose academic and research centers.

Special envoys and other delegates at Baku Conference

Special envoys of the Presidents of Iran and Turkey, Pope Francis, Patriarchs of Russia and Georgia and Director General of ISESCO attended the Baku conference. Among the scholars of other countries who participated in the conference were myself and a representative of Sri Sri Ravi Shankar both from India and delegates from Japan, USA, Britain, Saudi Arabia, Lebanon, Tajikistan, Uzbekistan, Kirghizistan, Algeria, Egypt, Afghanistan, Palestine, Morocco, Germany, Iraq, Indonesia as well as the representatives of many international organizations belonging to different faiths.

Mutual support among Muslim societies

The Azerbaijan President said that in order to make the Islamic ummah stronger from within 'we (must) support each other in the United Nations'. We should promote each other's culture and strive to ensure that the followers

The Preserved Tablet – Sanctum sanctorum of all revelations

It is understood from Quran that even before God created life outside the heavens, He caused to be written, in what is known as the Protected Tablet *(Lauh-e-Mahfooz)*, His grand comprehensive message that was set to be revealed to humanity – intermittently and repeatedly – through a battery of messengers during the millennia to come. On the eve of beginning the earthly creation, this comprehensive message was brought down to the worldly sky. From there, it was revealed to God's messengers at various global locations in different languages, many times over, in different phases of human history. Thus, the Preserved Tablet is the sanctum sanctorum of all revelations.

Purpose of creating humanity

God goes on to explain that humanity was created by Him to test the comparative levels of righteousness among the human beings, or absence thereof. Worldly life is temporary and insignificant, it is only a trial. The award or punishment for good or bad deeds done here will be given in the next life which will be everlasting and permanent. The final dwelling place will be either Heaven or Hell. That would be decided on the Day of Judgement when all human beings will be resurrected.

Code of conduct for human behavior

Among the Quran's chapters enshrining the Taj is Chapter *Ikhlas* (ch 112) which establishes the Oneness of the Creator i.e. the doctrine of *Tawhid*. It says that God is without equal, without origin and unlike anything else that exists.

The fourth line, 'Nothing is like Him' is a fundamental statement of 'tanzih' i.e. divine exclusivity and inimitability – God as the incomparable. This surah was also inscribed on the Dome of the Rock at Jerusalem by Abd-al-Malik ibn Marwan .

In Surah *Al-Takvir* (ch. 81) female infanticide has been declared punishable. Besides, through many Surahs the divine scheme and code of human conduct have been elucidated. The scripture say: God has breathed His spirit in each one of the human beings (38.72) casting duty upon him or her to imbibe some godly qualities. Over every possessor of knowledge there is one knowing more (12.76); thus nobody should be proud of what he knows.

God likes us being good hosts (12.59). God also likes prostration as expression of thanks to Him (2.58). In an individual's wealth his needy relatives have a right (17.26). Contracts must be fulfilled, these will be asked for (17.34). On the day of judgement no intercession will be accepted from anybody (2.48). One should fear only God, none else (16.51, 27.10, 28.31).

God talks of His great plan of networking the holiday humanity into prophetic communities and books to many of them (2.38). Before accepting a supplication God wishes the believer to exhaust all worldly effort (2.60). One is under divine command to lower the wings of humility to the parents (17.24). Before advising others for righteousness one should practice it oneself (2.44).

Out of one's earning and wealth one should keep for self only as much as is required for comfortable life, balance should be incurred onothers' well being (2.219). Extended family and neighborhood are basic units of society for utilitarian proactivity (2.177, 4.36, 17.26, 30.38, 33.6, 47.22). Wealth must keep on circulating in the society rather than remaining confined in a few hands (59.7). Duly observe the rights of the wombs that bore you (4.1). God helps those who help His cause (22.40).

Thus, a visit to the Taj should not be limited to appreciating its temporal charm commemorating somatic love between two humans but it should encompass learning and cherishing the divine injunctions inscribed on the monument and thus imbibing qualities of head and heart thus making oneself a better human being and a more useful world citizen.

Nigaah-e Shauq

As per the Poet of the East, Dr Sir Mohammad Iqbal:

Kuchh aur hi nazar aata hai kaarobaar-e jahaan

Nigaah-e shauq agar ho shareek-e beenaee.

One finds the world to be an altogether different phenomenon,

When one includes *Nigaah-e-Shauq* in one's canvas of perception.

(Iqbal's concept of *Nigaah-e-Shauq* means perceiving Godly design in all that one sees.)

Allah Helps Those Who Help His Cause

Zakat India

Quarterly Bulletin of Zakat Foundation of India

Jan. - March, 2018 Vol. 9, Issue 33

Taj Mahal's Spiritual Message

ZFI has published a coffee table book 'Taj Mahal's Spiritual Message' complied by Dr. S. Zafar Mahmood. it has been ceremoniously released in India and USA. For buying the book please email at info@zakatindia.org.

Taj Mahal is known all over the world for its singular beauty and as a symbol of ardent love. But, the third aspect of its celestial revelatory panorama remains mostly obscure from the public cognizance.

On the gigantic double arches in all four sides of the Taj facade, carefully selected verses from the holy Quran are calligraphed each beginning from lower right side going all the way up, running to the left and creeping down till the left lower side. The calligraphy is made by jasper inlaid in white marble panels. Higher panels are written slightly larger to reduce the skewing effect when viewing from below. Inside the main chamber also such verses as well as ninety nine Arabic names of God are inscribed.

From the mausoleum's 223 feet height and 112 feet width one can make out the dimensional enormity of the eight marble arches on which the Quranic calligraphy is inscribed. Additionally there is similar marble inscription around the outer red stone gates each of which is 70 feet high.

Adam, other Messengers and Books

As per the message mirrored by Taj Mahal, Adam was the first man and the first messenger of God. As humanity progressed, God appointed fresh messengers in different parts of the world and in various phases of human history. To some of them He revealed His message that can be broadcast in the form of a scripture.

Each such message was meant for the entire humanity though these were clothed in the respective local languages of the recipient communities. Quran is in Arabic which was the language of Prophet Mohammad (peace be upon him) and his contemporaries in Arabia. Names of some of the earlier messengers and books have been mentioned in the Quran and many have not. Twenty-five messengers and three revealed books are mentioned by name.

When chronologically appraised, the list of messengers begins from Adam and includes, among others, Abraham, Isaac, Ishmael, David, Jacob, Joseph, Moses and Christ. The books mentioned are Psalms, Old Testament and New Testament. Yet, God says that the human beings should believe in and revere all the messengers and all the revelations. This injunction verbatim forms part of the Quran (2.285).

Fifth from left: Indian Consul in New York Mr Vipul Mesaria